

ڈاکٹر نجم الاسلام :

مکتوبات بہرائچ

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ کے اکابر کے فارسی مکتوبات کا ایک مجموعہ ”مکاتیب میرزا مظہر“ کے نام سے بمبئی سے سنہ ۱۹۶۶ء میں چھپا تھا، جس کے مرتب عبدالرزاق قریشی تھے۔ یہ مکتوبات مولانا زید ابوالحسن زید فاروقی، سجادہ نشین، درگاہ شاہ ابوالخیر (خانقاہ مظہریہ) واقع چٹلی قبر، دہلی کو قاضی ثناء اللہ ہانی ہتی خلیفہ حضرت مظہر کے مکان واقع ہانی ہت سے ملے تھے۔

پھر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کو اخوند ملا محمد نسیم خلیفہ حضرت مظہر کی خانقاہ واقع اوج (دیر، مالا کنڈ) میں موجود مکتوبات سلسلہ اور دیگر نوادر کو جا کر دیکھنے کا موقع حاصل ہوا جن کا تعارف انہوں نے رسالہ اردو کراچی میں کرایا۔ (مقالہ ”حضرت مظہر جانِ جانان کے چند غیر مطبوعہ خطوط“ رسالہ اردو، جولائی ۱۹۷۷ء میں اور مقالہ ”مکتوبات قاضی محمد ثناء اللہ ہانی ہتی“ رسالہ اردو، ہابت اکتوبر ۱۹۷۷ء میں شائع ہوا۔) پھر یہ دو سو فارسی مکتوبات بعد میں ”لوائٹ خانقاہ مظہریہ“ اعنی ”مکتوبات مدرسہ دیر“ کے نام سے ترتیب دے کر، ۱۹۷۵ء میں حیدرآباد سندھ سے شائع کیے۔

اب، کہ ۱۹۹۲ء کا وسط ہے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ کے، ایک اور قابل توجہ ذخیرے کے فارسی مکتوبات پیش کیے جاتے ہیں۔

یہ مکتوبات مولوی نعیم اللہ بہرائچی خلیفہ حضرت مظہر کی خاتقاہ سے تعلق رکھتے ہیں، اور عکسی نقل کی صورت میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب کو مولانا ابوالحسن زید فاروقی سے حاصل ہوئے ہیں۔

ان مکتوبات کی ترتیب علیٰ حالہ یہ ہے، جسے ضروری تعارفی کلمات کے ساتھ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

۱۔ مکتوب شاہ عبدالغنی مجددی (م ۱۱۹۶ھ، مہاجر مدنی، فرزند شاہ ابو سعید مجددی) بنام مولوی ابوالحسن، فرزند مولوی بشارت اللہ بہرائچی کے اور وہ داماد تھے مولوی نعیم اللہ بہرائچی کے۔ آئینہ اودھ (تصنیف بزمان ۱۳۰۵ھ) میں ان کو نعیم اللہ بہرائچی کے مزار کا متولی بتایا گیا ہے جیسا کہ مقامات مظہری پر محترم محمد اقبال مجددی کے حواشی (ص ۶۳) میں آتا ہے۔ ۱۳۱۳ھ میں زندہ تھے جیسا کہ اگلے مکتوب سے ظاہر ہوگا۔ شاہ عبدالغنی کے اس مکتوب پر کوئی تاریخ درج نہیں۔

۲۔ مکتوب شاہ محمد معصوم مجددی (م ۱۳۴۱ھ، فرزند دوم شاہ عبدالرشید مجددی کے جو فرزند اکبر تھے شاہ احمد سعید مجددی کے) بنام مولوی ابوالحسن (متولی مزار مولوی نعیم اللہ بہرائچی)، مکتوب ہر دن اور تاریخ ”جمعہ ۹ رجب سنہ ۱۳۱۳ھ مقدس“ درج ہے۔ اس مکتوب میں شاہ محمد معصوم صراحت کرتے ہیں کہ بشارات مظہریہ میں نے نہ دیکھی نہ سنی، مہرے پاس کیونکر ہوگی اور یہ کہ مقامات سعیدیہ مؤلف حضرت شاہ محمد مظہر مدت گذری کہ طبع ہوئی تھی، اب (۱۳۱۳ھ میں) نایاب ہے۔

۳۔ مکتوب قاضی ثناء اللہ ہانی پتی (م ۱۳۲۵ھ) قیاماً بنام مولوی نعیم بہرائچی (م ۱۳۱۸ھ)، مکتوب کی شان خط اور انداز تمہید

سے ظاہر ہے کہ یہ مکتوب قاضی ثناء اللہ کا تحریر کردہ ہے۔ تاریخ تحریر درج نہیں، مگر متن سے ظاہر ہے کہ ۲ ذی حجہ ۱۲۱۳ھ کے کچھ بعد کا ہوگا، اس لیے کہ اس میں مکتوب الہیہ کا ایک خط مرقومہ ۲ ذی حجہ ۱۲۱۳ھ پہنچنے کی اطلاع ہے اور اسی کے جواب میں قاضی ثناء اللہ نے یہ مکتوب تحریر کیا ہے۔ مکتوب میں بی بی صاحبہ اور صاحب زادی اور محمد دلیل اللہ کا ذکر ہے۔ بی بی صاحبہ سے مراد بیوہ حضرت مظہر اور صاحب زادی سے مراد صبیحہ شیخ محمد عابد سنامی ہیں۔ ہردو خواتین قاضی ثناء اللہ کے اہل خانہ کے ساتھ پانی پت میں مقیم تھیں۔ محمد دلیل اللہ، قاضی ثناء اللہ کے فرزند تھے۔

۴۔ مکتوب شاہ ابو سعید مجددی (م ۱۲۵۰ھ، خلیفہ و جانشین شاہ غلام علی دہلوی) بنام مولوی بشارت اللہ بہرائچی۔ مکتوب پر تاریخ تحریر درج نہیں۔ اس کے متن میں کتاب طب، شرح ملا، قصاید شجرہ اور دعای حزب ہمانی کے علاوہ، اماکن میں آرہ کا بھی ذکر آتا ہے، نیز اشخاص میں خلیل الرحمن، میاں احمد حسین، میاں فائز، عباد احمد، میاں رحم اور حافظ محمد شفیع مذکور ہیں۔ مکتوب آس زمانے کا ہے جب کہ مکتوب الہیہ کی جدہ محترمہ اور والد ماجد حیات تھے، کیونکہ ان کو سلام اور استدعائے دعا پہنچانے کے لیے کہا گیا ہے۔

۵۔ مکتوب قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م ۱۲۲۵ھ) قیاساً بنام مولوی نعیم اللہ بہرائچی (م ۱۲۱۸ھ)۔ مکتوب پر تاریخ تحریر درج نہیں مگر متن میں مکتوب الہیہ کے ایک خط مرقومہ ۸ ذی حجہ ۱۲۱۲ھ کے پہنچنے کی، اور بعد ازاں ایک ہندوی کے ۵ محرم ۱۲۱۳ھ کو پہنچنے کی اطلاع ہے جس سے مکتوب کے زائے تحریر کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ شان خط اور انداز تمہید سے ظاہر ہے کہ مکتوب

قاضی ثناء اللہ نے تحریر کیا ہے۔ مکتوب میں میان محمد مراد، بی بی صاحبہ (بیوہ حضرت مظہر) محمد دلیل اللہ (فرزند قاضی ثناء اللہ) اور صبیبہ شیخ محمد عابد سنّامی کا ذکر آتا ہے۔

۶۔ مکتوب قاضی ثناء اللہ پانی پتی بنام اہل خانہ مولوی نعیم اللہ بہرائچی۔ مکتوب غیر مؤرخ ہے، مگر اس پر ایک مہر مریم جدول وار عبارت ”محمد ثناء اللہ“ ثبت ہے۔ ۱۲۲۵ھ قاضی ثناء اللہ کا سن وفات ہے۔ قاضی مرحوم نے مکتوب میں صراحت کی ہے کہ ۱۵ ذی الحجہ کو شدید بیماری کی حالت میں یہ مکتوب لکھا ہے جب کہ ان کی عمر ۸۱ سال کو پہنچ گئی ہے، ضعف کی وجہ سے وہ چار ہائی سے اٹھ نہیں سکتے ہیں اور زندگی کی توقع نہیں ہے۔

شان خط سے بھی یہی ظاہر ہے کہ ضعف سے قلم میں بہت لغزش آگئی ہے۔ غالباً یہ ان کے قلم کی تحریر کا آخری نمونہ ہے جو محفوظ رہ گیا ہے۔ اس سے یہ بھی نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ قاضی ثناء اللہ کی ولادت ۱۱۴۴ یا اس کے حوالی میں ہوئی ہوگی۔ مکتوب میں میرزا لالن، صبیبہ شیخ محمد عابد سنّامی، امانت اللہ، پیر علی، اللہ بخش اور خان محمد کے نام آتے ہیں۔

۷۔ یہ مکتوب نہیں، بلکہ ایک یادداشت ہے جس میں قاضی ثناء اللہ نے تصوف کی اصطلاح ”ضمنیہ“ کی وضاحت اپنے شیوخ کے حوالے سے کی ہے۔ یادداشت حضرت مظہر کی شہادت (۱۱۹۵ھ) کے بعد کی ہے جیسا کہ متن سے ظاہر ہے۔ اس میں حضرت شیخ سے مراد شیخ الشیوخ محمد عابد سنّامی (م ۱۱۶۰ھ) ہیں جو حضرت مظہر کے چار مشائخ میں سے ایک ہیں جو سوا کہ مقامات مظہری میں آتا ہے، اور حضرت ایشاں شہید سے مراد حضرت مظہر شہید ہیں۔ یادداشت بتاتی ہے کہ شیخ محمد عابد سنّامی اور

حضرت مظہر کے مابین ”ضمنیہ“ کے موضوع پر مسجد فتم پوری کی جس نشست میں گفتگو ہوئی تھی، اس میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی بھی موجود تھے، اس طور پر کہ چارپائی پر شیخ محمد عابد سنہاسی دراز تھے اور چارپائی کے نیچے حضرت مظہر اور قاضی ثناء اللہ بیٹھے ہوئے تھے، اور، کوئی اور نہ تھا۔ یہ واقعہ شیخ محمد عابد سنہاسی کی وفات کے سنہ (۱۱۶۰ھ) یا اس سے قبل کا ہوگا اور اس وقت قاضی ثناء اللہ کی عمر ۱۶ سال سے متجاوز نہ ہوگی، جیسا کہ ما قبل کے مکتوب ششم کے ذیل میں تصریحات آچکی ہیں جس سے قاضی ثناء اللہ کی ولادت ۱۱۴۴ھ یا اس کے حوالی میں ظاہر ہے۔

۸۔ مکتوب شاہ ابو سعید مجددی (م ۱۲۵۰ھ)، خلیفہ و جانشین شاہ غلام علی دہلوی متوفی ۱۲۴۰ھ) بنام مولوی بشارت اللہ بہرائچی (سنہ وفات نامعلوم)۔ مکتوب پر تاریخ تحریر درج نہیں۔ اس میں شاہ احمد بخش خان احمد رسا، میاں محمد آفاق، میاں شاہ رضا، میاں ضیاء الرحمن، حافظ محمد عظیم، ملا گل محمد، احمد سعید (فرزند شاہ ابو سعید)، میاں خان محمد، حافظ محمد علی جہو، عوض بیگ اور مرزا جہانگیر کے نام آئے ہیں۔ اساکن میں لکھنؤ اور الہ آباد کا ذکر آتا ہے اس طور پر کہ اپنے ارادہ سفر لکھنؤ کا ذکر کیا ہے مرزا جہانگیر کے بارے میں صراحت ہے۔

۹۔ ”ضمنیہ“ کے بارے میں ایک مختصر یادداشت۔ یہ بھی قاضی ثناء اللہ کی تحریر کردہ ہوگی جیسا کہ سابقہ یادداشت کی مطابقت سے ظاہر ہوتا ہے۔

۱۰۔ ایک اور یادداشت، جس میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی زبانی ایک روایت مرقوم ہے جس کا تعلق مسجد فتم پوری کے حوض کی از سر نو آبادی سے ہے۔

۱۱۔ مکتوب شاہ محمد معصوم مجددی (م ۱۳۴۱ھ) بنام مولوی ابوالحسن (فرزند مولوی بشارت اللہ بہرائچی و متولی مزار مولوی نعیم اللہ بہرائچی)۔ مکتوب پر تاریخ تحریر ”۲۸ شوال ۱۳۱۳ھ مقدمہ“ درج ہے۔ اس میں میان نورالحسن اور مکتوب الیم کے دو بیٹوں مولوی ابو محمد و حافظ ابوالکرام کے علاوہ مکتوب نگار نے اپنے دو بیٹوں حافظ ابوالشرف و حافظ ابوالفیض نیز عزیز میان ابوالخیر (م ۱۳۴۱ھ ۱۹۲۳ع) کا بھی ذکر کیا ہے۔ مؤخر الذکر سے مراد شاہ ابوالخیر مجددی فرزند شاہ محمد عمر مجددی ہیں جن کی سوانح عمری ”مقامات خیر“ کے نام سے ان کے فرزند مولانا ابوالحسن زید فاروقی نے لکھی ہے۔

۱۲۔ مکتوب قاضی ثناء اللہ ہانی پتی (م ۱۳۲۵ھ) قیاساً بنام مولوی نعیم اللہ بہرائچی (م ۱۳۱۸ھ)۔ شانِ خط اور انداز تہمید سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مکتوب قاضی ثناء اللہ کا تحریر کردہ ہے۔ اس پر کوئی تاریخ تحریر درج نہیں، مگر مکتوب کے اندراجات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۲۰ شوال ۱۳۱۳ھ کے بعد کی کسی تاریخ کا ہے۔ اس میں قاضی ثناء اللہ نے اپنی اہلیہ (والدہ دلیل اللہ) کے ۱۳ رجب ۱۳۱۳ھ کو رحلت کر جانے کی خبر دی ہے، اور پھر مکتوب الیم کا ۱۳ شعبان کا لکھا ہوا مکتوب ۲۰ شوال کو پہنچ جانے کی اطلاع دی ہے۔ علاوہ ازیں اس میں صبیحہ شیخ محمد عابد سنٹامی، دلیل اللہ، بی بی صاحبہ (بیوہ حضرت مظہر)، میان محمد قاسم، صاحب زادہ حضرت شاہ عطا احمد اور مولوی مراد اللہ کا ذکر بھی آتا ہے۔

۱۳۔ یادداشت بعنوان ”بقلم خاص قاضی صاحب“ (بخط خفی)

اس یادداشت کو قاضی ثناء اللہ ہانی پتی نے حضرت مظہر کی

شہادت (محرم ۱۱۹۵ھ) کی خبر ملتے پر قلم بند کیا تھا۔ اس میں قاضی ثناء اللہ کا کہا ہوا، دس ابیات کا ایک فارسی قطعہ تاریخ ہے، اس کے بعد ناظم کے نام کی صراحت کے بغیر کسی شاعر کا وہ قطعہ تاریخ بھی درج کیا ہے جس میں مشہور مادہ تاریخ وفات حضرت مظہر ”عاش حمیداً مات شہیداً“ کو نظم کیا گیا ہے۔ یہ مادہ تاریخ اردو ادب کی اکثر تاریخوں میں حضرت مظہر کے ذیل میں منقول ہے اور میر قمرالدین منت سے منسوب ہے۔ یہاں قاضی ثناء اللہ کی یادداشت میں مکمل قطعہ تاریخ منقول ہے۔

۱۴۔ مکتوب شاہ ابو سعید مجددی (م ۱۲۵۰ھ) بنام مولوی بشارت اللہ بہرائچی (داماد و خلیفہ مولوی نعیم اللہ بہرائچی)۔ مکتوب ہر تاریخ تحریر درج نہیں۔ اس میں بہت سے متعلقین و متوسلین اور اصحاب کے نام آتے ہیں جو یہ ہیں: شاہ خلیل اللہ، میاں سلطان علی، میاں محمد اصغر، احمد سعید، حافظ محمد عظیم، مرزا عرض بیگ، فرزند علی، قیوم علی، میاں غلام علی گیسودار، میاں رحمت اللہ، شاہ غلام حیدر، میاں بہرالدین، فتح شاہ، مولوی میاں خلیل الرحمن۔

۱۵۔ مکتوب شاہ محمد عمر مجددی (م ۱۲۹۸ھ)، فرزند ثالث شاہ احمد سعید مجددی) بنام مولوی ابوالحسن (فرزند مولوی بشارت اللہ بہرائچی)۔ مکتوب کے آخر میں تاریخ تحریر اور مقام تحریر درج ہے: ”مرقوم ۲۰ ذی الحجہ سنہ ۱۲۸۱ھ جری از مکہ معظمہ متصل باب عتیق“۔ اور سہر مربع بعبارت ”محمد عمر بن احمد سعید ۱۲۶۸ھ“ ثبت ہے۔ اس میں میاں فقیر اللہ، سید اکبر علی، اور مولوی ولی اللہ نبیرہ مولوی شاہ مراد اللہ کا ذکر آیا ہے۔

۱۶۔ مکتوب شاہ محمد مظہر مجددی (م ۱۳۰۵ھ، فرزند دوم شاہ احمد سعید) بنام مولوی ابوالحسن۔ مکتوب ہر تاریخ تحریر

۱۱ محرم ۱۲۹۹ھ اور مقام تحریر مدینہ منورہ درج ہے۔ پس نوشت میں شاہ عبدالغنی و عبدالغنی (مکتوب نگار کے چچا) اور شہ عبدالرشید و شاہ محمد عمر (مکتوب نگار کے برادران) کے انتقال کر جانے کی اطلاع ہے اور یہ کہ مکتوب نگار اپنی کتاب مقامات (مقامات سعیدیہ) لکھ کر پوری کر چکے ہیں، امید ہے کہ ہندوستان سے چھپے گی، نیز یہ کہ مولود شریف ہندی (سعد البیان از شاہ احمد سعید) کا کوئی نسخہ ان کے پاس بھی نہیں ہے جس سے نقل کرا سکیں۔

ان تعارفی تصریحات کے بعد اب ذیل میں ان تحریرات کا متن، اسی ترتیب سے پیش کیا جاتا ہے جس کے ساتھ یہ دستیاب ہوئی ہیں:

متن

۱۔ از عبدالغنی برادر عزیز مولوی ابوالحسن صاحب مطالعہ فرمایند۔ مکتوب مکرم مع ہدیہ مکرم یعنی تبرک خاص حضرت شہد رحمہ اللہ مسرور گردانید۔ جزا کم اللہ خیر الجزا۔ امید کہ برطریقہ انیقہ کم عین شریعت و لب حقیقت است مستقیم باشند و برائے ما دور افتادگان دعا میخوانند باشند کہ ما نیز بر عتبہ عالیہ مہبط جبرئیل علیہ السلام از دعا در حق محبان غافل نیستیم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم :

رفتم از میکده اما بدعا میخواستیم
کہ ازیں در نروم لغزش مستان بدری

والسلام۔ ہفرزند گرامی خود و دیگر محبان سلام یرسد۔

۲۔ نحمد اللہ جل و علا و نصلی علی رسولہ و حبیبہ سید

الوری و علی آلہ و صحبہ التقی :

مصدر کمالات صوری و معنوی جناب ابوالحسن صاحب دامت
اشفاقکم، بعد تسلیم مع التکریم گذارش است عنایت نامہ نامی و
صحیفہ گرامی کہ بنام کہینہ درویشان بلکہ خاکپای ایشان محمد
معصوم کان الله ثم ارسال فرموده اند رسیده، سرمایہ افتخار و مسرت
گردیده نعمتی است عظمی و موهبتی است کبری که بزرگان این
درویش دلریش مہجور و مغموم را از کمال الطاف خویش تذکار و یاد
کرده، دلہم شاد کنند۔ الحمد لله علی ذلک، الله تعالی شما وما را بر سنت
مستحبہ و طریقہ انیقہ مشائخ عظام استقامت تامہ و وصول بمقصد
امنی عنایت فرماید۔ امید کہ از دعای توجہات خویش این روسیاه و
فرزند نام را امداد میفرموده باشند۔ اشتیاق تلاقی از هر دو جانب
محقق لیکن موقوف است بر حکم گاہ گاہ از خیریت مزاج مطمئن و
مسرور میفرموده باشند۔ کتاب بشارات مظهریہ نہ شنیده نہ دیدہ ام،
چگونه نزد م خواهد بود، کتاب مقامات سعیدیہ مؤلف حضرت شاه محمد
مظہر رحمۃ الله تعالی مدت سالهاست کہ طبع شدہ بود، حالا نایاب
است۔ اگر بدستم افتاد روانہ خدمت خواہم کرد۔ والسلام۔ جمع
۹ رجب سنہ ۱۳۱۳ ھ مقاسم۔

۳۔ مولوی صاحب مشفق مہربان سلامت۔ بعد از سلام سنت
الاسلام، اشتیاق ملاقات بہجت آیات و دعای صحتہ و تندرستی و ترقی
درجات کمالات و حسن عاقبتہ واضح رای گرامی باد خط بہجت نمط
مرقوم دویم ذیحجہ سنہ ۱۲۱۴ ھجری مع ہندوی (ہندوی) مبلغ نہ
روپیہ رسید بموجب نوشتہ ساسی پنجروپیہ بخدمت بی بی صاحبہ و دو
روپیہ بخدمت صاحب زادی و دو روپیہ محمد دلیل الله رسانیدہ شد۔
خاطر شریف جمع فرمایند در ماہ رجب زبانی درویشے از مخلصان آنمشفق
و بعد ازاں زبانی شخصے دیگر مسموع شدہ بود کہ مولویصاحب

هندوی (هندوی) هفت روپیہ برائے بی بی صاحب و صاحب زادی فرستادہ اند و در دہلی رسیدہ لیکن تاہنوز آن ہندوی نرسیدہ بود۔ الحال رسیدہ وجہش معلوم نشدہ۔ شاید کہ ساہوکار دہلی ہندوی قبول نکرده، مسترد کردہ باشد۔ بہر حال بی بی صاحبہ بسیار انتظار داشتند۔ دیگر چنین کسل مزاج سامی از مرض بواسیر و ورمِ مثانہ در رقیہ کریمہ مرقوم بود، خیلے اندوہ خاطر لاحق شدہ۔ حق تعالی شفای کامل عاجل عطا فرماید۔ اسئل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان ہشفییک ہرچند دعای من گناہگار قابل اعتداد نیست لیکن از کرم ارحم الراحمین مستبعد نیست کہ اجابت فرماید اِنَّہ، قریبہ معجیب۔ بر فقیر بسبب کبر من ضعف بسیار عارض گشتہ۔ گاہے علول و گاہے معجیم می باشد۔ پیری صد عیب مثل مشہور است۔ حق سبحانہ تعالی عافیۃ بظہر کند۔ ربنا اِننا من لدنک رحمة و ہیی لنا من امرنا رشدا۔ از طرف صاحب زادی سلام خوانند۔ جمیع صوفیان خانقاہ سلاما مطالعہ فرمایند۔ ہمیشہ دینی اہلخانہ آتشفق سلام و دعای صلاح و فلاح دارین خوانند۔

۴۔ احقر ملتزمانِ طریقہ شریفہ احمدی فقیر ابو سعید مجددی بہ خدمت شریف مولوی صاحب حقائق و معارف منزلت فضائل و کمالات درجت، اخوان پناہ مولوی بشارت اللہ صاحب سلم اللہ تعالی بعد از سلام مسنون و اشتیاق مواصبات سامی کہ مزید ازان متصور نیست، مکشوف ضمیر محبت تخمیر باد از روزیکہ تشریف فرمای وطن شریف شدہ اند گاہے بدو کلمہ خیریت مزاج و حاج تسکین بخش خاطر حزیں نگردیدند۔ لہذا طبیعت را تردد دے و تفکرے لاحق حال است۔ البتہ باعث آن بجز اشتغال باطنی امر دیگر نفرمایند۔ توقع کہ بر خلاف امر دهند ساہوکارش نامحاجات خیریت آیات ماوشما

باد و شاد فرمایند و احوال هر دو کتاب طب و شرح ملا و قصاید شعرها و دعای حزب یمانی ضرور ارقام باید فرمود که کتب مسطورہ پیش کدام شخص گذاشتہ اند کہ تقاضای مالکیت کتب بسپارست افقر حوران است کہ چہ کند۔ ہدایت مرقوم شود و احقر بعنایت جناب الہمی بتاریخ ہفتم جمادی الثانی بخیریت تمام وارد شاہجہان آباد گردید بملازمت حضور ہر نور فائض گردید لیکن بعد رسیدن اینجا چند روز بعارضہ تب لرزہ مبتلا شدہ بود ازین باعث تا حال در محل آ رہ مقیم است خلیل الرحمن نیز تشریف آوردند و مخدوما اگرچہ از رسیدن حضور معادتمہا یافتہ لیکن چونکہ آنمجمع الکمالات درینجا تشریف نیارید فقیر مثل قالب بے روح و تن بے مہان ہست او تعالیٰ سببے سازد کہ زودتر بملاقات جسمانی . . . درامیبرد۔ توقع کہ این کار افتادہ را از دعا (ی) خیر فراموش نفرمایند زیادہ ہم، بحمد بود والسلام علیکم و قلبی لدیکم بخدمت جدہ محترم خود و والد ماجد خود و جمیع اہل بیت سلام و استدعای دعا رسانند۔

از طرف حضرت میاں احمد حسین صاحب و جمیع خورد کلان سلام شوق مطالعہ فرمایند۔ میاں فائز و عباد احمد و میاں رحم پسر صاحب و حافظ محمد شفیع و جمیع پسران را سلام شوق خوانند۔

۵۔ مولوی صاحب مشفق مہربان من سلامت۔ بعد از سلام سنت الاسلام و اشتیاق ملاقات بہجت آیات واضح راے گرامی باد۔ خط سامی پیشتر ازین محررہ ہشتم ذیحجہ سنہ ۱۲۱۲ ہجری مع ہندوی ہفت روپیہ رسیدہ بود و دران قلمی نمودہ گردید کہ ہشتمہا پیشتر ازین ہندوی دہ روپیہ فرستادہ ام، رسید آن نرسیدہ۔ میاں محمد مراد صاحب رسید آن نوشتہ اند و نوشتہ اند کہ متعاقب وے امانت بخدمت ہی ہی صاحب فرستادہ رسید طلبیدہ فرستادہ خواهد شد الحال آن ہندوی

مقدم محرره صفر سنه ۱۲۱۲ رسيد - پنجم محرم سنه ۱۲۱۳ رسيد از انجمله هفت روپيه بخدمت بي بي صاحبه وسه روپيه به محمد دليل الله داده شد - حق تعالی آنمهربان را جزای خیر دهد که فقیر درین ایام از گردش فلکی از خدمت بی بی صاحبه شرمندگی میکشید و از جاری شدن موضع التمعای شکر الهی بجا آورده، حق تعالی مبارک کند و چون قلمی فرسوده بود - . . . که امسال بلای عظیم و فتنه عجیب بر برادران فقیر نازل است که مضرة تشویش آن عابد بفقیر است ازین رقیم فقیر هم مشوش گشته لیکن چون این قضیه قریب یکسال است و شنیده ام که . . . قریب بود دران تشویش مرقوم نبود ازین جهت خاطر جمع گشته که بفضل الهی آن تشویش برطرف شده باشد - بارے حق تعالی از جمیع هفوات دینی و دنیوی محفوظ و از برکت دارین مخطوط نگاهدارد - همشیره دینی اهلخان خود از فقیر سلام و دعا خیر و برکت رسانند رحم الله و برکاته علیکم اهل البیت اِنَّهُ حمیدٌ مجیدٌ -

صبیہ شریف، حضرت شیخ محمد عابد رضی الله عنہ در دو سال در (خانہ) فقیر تشریف دارند بعد در خدمت ایشان و شوهر ایشان که برادر زاده صحبتی حضرت شیخ رضی الله عنہ هستند کرده میشود لیکن درین ایام از ایشان هم شرمندگی دارم و خجالت میکشم حق تعالی فضل فرماید -

۲- عصمت پناه عفت درگاه همشیره دینی اهلخان حضرت مولوی نعیم الله رحم الله بعد سلام سنت الاسلام مطالع نمایند الحمد لله علی کل حال و اعوذ بالله من حال اهل النار - فقیر از دهم ذی قعدة تا امروز که پانزدهم ذیحجه است بمرض بواسیر و انواع امراض سخت بیمار است - عمر هشتاد و یک سال رسیده، از چهارهای برخاستن نمیتوانم، توقع زندگی نیست - حق تعالی عاقبتم بخیر کند - خط هندوی

هفت روپہ رسید - سہ روپہ بہیرزا لالین، دو روپہ بصاحب زادی فقیر
 داده شد سلام گفتند و خانہ آباد گفتند و دو روپہ دلیل اللہ ہم و یک
 روپہ فرستاد کہ چہ ضرور بود - صبیہ را . . . سازم حق تعالی پیر کبیر
 و برخوردار دارین مازد و صلت او با محسنین رہ داده مولوی صاحب
 بسہار مناصب است حق تعالی مبارک کند و رسوم نسبت کہ متعارف
 است در شرع اصل ندارد بدعہ است انچہ نظر پیر عرف مناسب دانند
 بعمل آرند و برای پختہ کردن قبر مولوی صاحب مرحوم نوشتہ بودند -
 ہمیشہ من! اینہم بدعہ است لیکن چون قبور اکثر اولیاء اللہ را
 مردم پختہ کردہ، اینہم اگر بکنند از ہماں قبیل نافرجام را اثر باقی
 نمی ماند - فقیر در کمال ضعف اینقدر کلمات نوشتہ است - زہادہ
 مقذور نوشتن نیست - بعد نماز تہجد و ہر وقت کہ باین طرف متوجہ
 خواہند شد در حالتہ حضرۃ و بعد صلات انشاء اللہ تعالی خالی از
 برکات نخواہد شد - والسلام

برخورداران امانت اللہ و پیرعلی و اللہ بخش و خانہ حمد و نورچشم
 صبیہ شریفہ سلام و دعاء و برکات دارین خوانند -

(مہر مربع جدول دار بعبارت "محمد ثناء اللہ ۱۲۱۷")

۷ - بدان اسمدک اللہ تعالی کہ ضمنیہ از مقامات طریقہ نیست
 ضمنیہ عبار تست از مناسبت قوی شخصے را از اولیاء اللہ با بزرگترے از
 خود ولی ہا شد بزرگتر با نبی بقسمے کہ بسبب آن مناسبت قویہ ہر
 فیضے کہ از مبداء فیاض ہر متضمن بکسر الہم خالص شد بے اختیار
 متضمن بالفتح دران شریک ہا شد - پس ضمنیہ "اکرم الرسل صلی اللہ علیہ
 وسلم را ضمنیہ کبری نامند و ضمنیہ" دیگرے را از اولیاء اللہ ضمنیہ
 صغیرے گویند - حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ را ضمنیہ کبری متحقق
 بود کہ در حق او رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ "ماصب اللہ

فی صدری الا صبیته فی صدر ابی بکر" - و حضرت محمد سعید خازن
 الرحمة با پدر بزرگوار خود مجدد الف ثانی رضی الله عنہ ضمنیہ داشتند و
 امیر خسرو را با سلطان المشائخ نظام الدین ضمنیہ بود و حضرت پدر و
 مرشد ایشان شهید رضی الله عنہ فقیر حقیر محمد ثناء الله را بضمنیہ خود
 بشارت داده بودند و میفرمودند کہ مرا حضرت شیخ رضی الله عنہ
 بضمنیہ خود بشارت داده بودند غرضکہ در علم فقیر حضرت شیخ
 رضی الله عنہ حضرت ایشان شهید رضی الله عنہ بضمنیہ خود بشارت
 داده بودند نہ بضمنیہ کبری لیکن چون حضرت شیخ رضی الله عنہ ضمنیہ
 کبری داشتند پس بحکم "المتضمن بشی متضمن" لما فی ضمنہ" اگر
 حضرت ایشان را ہم شریک ضمنیہ کبری گفتہ گنجایش دارد چنانچہ
 مصداق این سخن آنست کہ روزی در مسجد فتح پوری حضرت شیخ
 رضی الله عنہ بر چهار پائی دراز بودند و حضرت ایشان شهید رضی الله عنہ
 و این فقیر در زیر چار پائی نشسته حاضر بود و دیگر کسی نبود بہ یقین
 یاد دارم کہ حضرت شیخ بہ حضرت ایشان خطاب کردہ فرمودند کہ
 امشب عجب فتح بابی شد و دولتی دست داد کہ تمام کمالات کہ
 ہوش ازان داشتہم در جنب ان لاشے ظاہر شد، حکم قطره داشتہ
 باشد ہدیریا آنگاہ معلوم شد کہ یک ربع دائرہ ضمنیہ کبری عام شد و سیر
 در ربع ثانی شروع کردند۔ حضرت ایشان در جواب عرض کردند
 کہ غلام را ہم چنان ہوش آمدہ بود لیکن سیر آن دریافت نکرده
 بودم حالا از ارشاد حضرت دریافتہم۔

۸- از فقہر ابو سعید مجددی مظلومی بہ خدمت شریف مولوی صاحب

فضایل و کمالات مرتبت حقایق و معارف منزلت اخوان پناہ مولوی
 بشارت الله صاحب دام الطافہم بعد از سلام سنتہ الاسلام و اشتیاق
 مواصلات کثیر البرکت کہ مزیدی بر آن متصور نہست واضح رای

مودت پیرای باد خیریت این حدود لغایت تاریخ چهاردهم جمادی الاول مستوجب حمد است و صحت مزاج شریف مدام مستعدعیست - رقایم کرایم چند بار چهره وصولی افروختند و قبل ازین یک عدد بارانی و حالا یک ذلیا بدست . . . رسیده، اختصاص بخشیدند - حق جل و علا ان الطاف فرما را باین مهربانیها سلامت باکرامت داشته زیب ده رسند ارشاد مجددی دارد و فقیر از احوال کثیرالافتتال خود چه بمیان نماید و خدمت گرامی را که سراپا صفا و جمعیت است چه مکدر سازد از یمن توجهات حضرت پیر دستگیران دیده که مصداق لاعین راعت تواند بود یضیق صدری و لاینتطق لسانی نعمد الله ثم حمد الله - دیگر از احوال ظاهری چه تحریر نمایم که قابل نوشتن نیست - بتاریخ بیست و هفتم ربیع الثانی درخانۀ فقیر صبیح تولد شده است ، اطلاع بقلم آمد - امید که این دور افتاده را بدعای تیسیر امور ظاهر و باطن یاد فرمایند که دعای ظهرانغیب اقرب باجابت است -

از طرف حضرت شاه احمد بخش صاحب سلام شوق خوانند - امروز که روز سه شنبه است اراده سفر لکهنو دارند - از طرف ... بخش صاحب و خان احمد رسا و میان آفاق صاحب و میان شاه رخا و میان ضیاعالرحمن صاحب و حافظ محمد عظیم ... و ملا گل محمد و جمیع صباان این جای سلام شوق خوانند و گل محمد منتظر تمباکو ناس هستند - از طرف جمیع اهل بیت فقیر و برخوردار احمد سعید و همشیرهها و والده و جدده خود که هم در شهر آمده از سلام دعا رسانند بخدمت جدده محترم و والد ماجد و والده صاحب و اعل خان خود بسیار سلام و التماس دعا رسانند - میان خانمحمد صاحب و حافظ محمد علی جیو و جمیع یاران طریقه سلام شوق خوانند - و عرض بیگ درینچانیست همراه ماهوی خود در لشکر مرزا جهانگیر بطرف الم آباد رفته است -

۹ - تمامت ربع اول ضمنیه کبری که حضرت شیخ را میسر شده فقیر بگوش خود از زبان مبارک حضرت شیخ رضی الله عنه شنیده بود و تمامه ربع دوم از زبان حضرت ایشان شهید رضی الله عنه مسموع شده و تمامه ربع ثالث و رابع ضمنیه کبری زبانی کسی دیگر ظاهراً از اهل بیت حضرت شوخ شنیده ام که در مرض موت حاصل شده و بعد تمامه دائره ضمنیه کبری حضرت شیخ رضی الله عنه برفقائے اعلیٰ پیوستند۔ الحمد لله علی نعمائہ و الصلوٰه و السلام علی انبیاء و اولیاء خصوصاً علی سیدهم افضلهم۔

۱۰ - نیز مخدومی حضرت مولوی ثناء الله (پانی پتی) سلم الله میفرمودند که روزی حضرت شیخ عابد سنّامی رحمته الله علیه در مسجد فتح پوری نشسته بودند۔ شخصی آمده، عرض نمود که حضرت از برای خدا برای آبادی حوض این مسجد که از مدت خشک و خراب افتاده است فاتحه خوانند۔ حضرت شیخ رضی الله عنه موافق درخواست آن عزیز فاتحه خواندند و فرمودند که خدا بر شما قادر است حق سبحانہ و تعالیٰ از برکت دعا حضرت شیخ رضی الله عنه شخصه را توفیق این حسنه عطا فرمود که در آن نزدیکی آن حوض را مرمت و صاف نموده از چشم آب انجمن سهراب و آباد گردانید که تا هنوز مثل چاه زمزم چشم آن حوض جاری است و خوش میزند و خدا تاقیامت جاری دارد بپرکتہ انفاکبر رضوان الله علیهم اجمعین۔

۱۱ - جامع الفضائل و الکمالات حضرت مولوی ابوالحسن صاحب دام اشفاقکم بعد سلام و التماس دعوات طیبات گذارش است۔ فقیر تا وقت تحریر مع جمیع متعلقان صغیر و کبیر از عنایت حضرت رب قدر بصحت و عافیت بوده، صحت و سلامتی ذات ستوده صفات ایشان مع جمیع متعلقان و درویشان از حضرت حق جل علی مسئول۔ دو

قطعاً صحیفه گرامی یکے مورخ ۲ رمضان و دوئم ۱۶ شوال رسیده، فرحت های کثیره ازین یاد آوری ها بخشیده. جزاکم الله تعالی خیر او اوصالکم مقاصد دنیا و اخری. چونکه فقیر در آخر ماه رجب حرکت سفر کرده بود و در آخر شوال مراجعت وطن رومے داد، لهذا در تحریر اجوبه تعویق افتاد. عفو فرمایند. و از ادعیه و افه حصول مقاصد و حسن ختام امداد میفرموده باشند، عزم مراجعت حرمین شریفین مع اهل و عیال درین روزها بدلم مصمم و راسخ گشتم، الله تعالی باین تمنائی قلبی از فضل و کرم خویش فائز المرام گرداند و ظن غالب آنکه در عرصه دو سه ماه یا بیش ازان بزمین هندوستان بسر برده، روانگی آن دیار برکت آثار بوقوع آید. بشرط زندگی اگر بفرزندانی میان نورالحسن صورت ملاقات در آنجا روی خواهد داد. از اشتیاق سامی و ارسال اخبار خیریت تاکید خواهم نمود. بفرزندان سامی مولوی ابو محمد و حافظ ابوالکارم سلام و دعا برسد. از فرزندان ام حافظ ابوالشرف و حافظ ابوالفیض سلام قبول فرمایند. عزیزی میان ابوالخیر در خانقاه دهلی بگوشه انزوا خزیده اند عاقبت ما و شما بخیر باد. راقم محمد معصوم کان الله لم

۲۸ شوال سنه ۱۳۱۳ هـ مقدسه

۱۲. مولوی صاحب مشفق مهربان من سلامت بعد از سلام سنت الاسلام و اشتیاق ملاقات بهجت آیات واضح رای گرامی باد. الحمد لله که اینجا بجمع وجوه خیریت است، مگر والده دلیل الله چهار دهم رجب سنه ۱۲۱۳ رحلت کرده انا لله و انا الیه راجعون خط سامی رسیده چون مخبر کسمل مزاج سامی بود، از جراحت و . . . ت و تشنج و تب نهایت خاطر را پریشان کرد در جناب الهی برای صحت مزاج شریف دعا کرده میشود حق تعالی قرین اجابت سازد

(اسماں اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفییک اسماں العظیم رب العرش العظیم ان لشعیک یا حلیم یا کریم اشفی مولوی نعیم اللہ شفاء کاملاً عاجلاً لا ینقادر متما۔

خط سامی محررہ ہز دہم شعبان بود، ... سوال رسیدہ، مبلغ ہست روپیہ کہ فرستادہ بود پنج روپیہ ازاں بخدمت صاحب زادی صبیہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہم رسانیدہ و یک روپیہ دلیل اللہ (را) دادہ شد۔ بی بی صاحبہ و صاحب زادی بسیار از جہتہ کسمل مزاج آن مہمان غم خوردند و دعا میکنند حق تعالیٰ زود شفای کامل عطا فرماید۔ بی بی صاحبہ رقم بمیان محمد قاسم و یکرقم بنام صاحب زادہ حضرت شاہ عطا احمد صاحب مع رقم کہ بنام آن مہمان نوشتہ اند فرستادہ اند۔ آن ہر دو رقم بہر دو صاحب ہاید رسانید و دل متعلق صحتہ مزاج سامی امت خیر صحتہ مبارک قلعی فرمایند۔ زیادہ چہ متصدع شود۔ جمیع یاران طریقہ معلوم مطالعہ فرمایند۔ مردم محل دعا و صبیہ دیدہ بوس و دعا و دیدہ بوس۔ مولوی مراد اللہ سلام خوانند۔

۱۳۔ بقلم خاص قاضی صاحب (بخط خفی)

فقیر محمد ثناء اللہ در پانی پت بود کہ خبر شہادہ حضرت ایشان رضی اللہ عنہم شنید، بیقرار و پریشان شد۔ و دماغ آن نداشت کہ فکر تاریخ شہادت کند لیکن در همان بیقراری از غیب این آہہ بر دل ریخت "اولئک مع الذین انعم اللہ"۔ فقیر گمان برد کہ شاید درین تاریخ برآید۔ چون حساب کرد، تاریخ است۔ بعد چندے ہر چند در شعر مہارتی ندارم برائے این تاریخ قطعہ موزون کرد، گو نزد شعرا بلیغ نباشد:

آنحضرت میرزای مظهر
شمر دین بود و قطب ارشاد
در وصف کمال او زبان لال
آن تابع سنت پیغمبر
غواص بحار بطن قرآن
ز اطراف جهان مرید حق را
از دست نظیر ابن ملجم
از حباب رسول و یار غارش
ان شب که صبح کرد عاشور
تاریخ شهادتش ازان شد

جانانجانان حبیب الله
فرزند رشید حضرت شاه
هم عقل و خیال دست کوتاه
انگشت شهادت هدایت
از رمز مقطعات آگاه
بد عتبه عالمش گذرگاه
زخم برداشت بر تپهی کاه
عمیص بگر فتم زان علیجاه
با ابن رسول گشته همراه
اولنک مع الذین انعم الله

۱۱۹۵

قطعه تاریخی

ان قبا، ارباب تقی عاش حمیداً

وان قدوه اصحاب رضا مات شهیداً

مجموعه این هر دو صفت سال وفاتش

مظفر رضی الله لقد کان سعیداً

عاش حمیداً مات شهیداً

۱۱۹۵

{ رفیقے در سفر دارم کلام حضرت مظفر
ز آشوب رهش هرگز نترسم باصف محشر
بقلم خاص حضرت قاضی صاحب }

۱۳۳ - به خدمت برادر صاحب مجمع کمالات صوری و معنوی ...

حامی برادران واقف امرار لی مع الله مولوی بشارت الله صاحب سلم

الله تعالی از ابو سعید بعد سلام مسنون و اشتیاق مصاحبت کثیرالماهجت

که مزیدی بران متصوّر نیست مشهور رای مروت سرای یاد مدت دید رو به انقضاء آورده از عنایت نامحبات یاد نفرموده اند امید است که زود تر بنگارش حالات خیریت آیات خود اطلاع بخشند که دل درد منزل را یک گونه تسکینے تواند شد - سابق ازین ساجد را مع دو جلد ترجمه صحیح مسلم بحضور اقدس روانه نموده ام و یک جوژه لباس مصحوب مشار^۳ الیه بمغل پوره روانه کرده ام، رسیدش بمن نرسیده و احوال دوری و مهجوری خود را چه گذارش نمایم که این درد بے درمان را الله تعالی بپایان رساند - وقتی که آنصاحب اراده رجوع بوطن فرمایند، از همان راه تشریف فرما شوند که طاقت مشتاقان طاق است و بعید از الطاف دلی هم بخواهد شد - و در حق این بیکیس کلمه الخیر در حضور اقدس عرض نموده باشند که اگرچه دور است اما سگ حضور است و صرف همت و دعای توفیق در حق این بے توفیق دریوزه نمایند -

زیاده چه تصدیع دهم - والسلام والا کرام -

بخدمت میان صاحب اشفاق نشان شاه خلیل الله جیو صاحب سلام نیاز و میان سلطان علی و جمیع برادران طریقه سلام مخصوص ... میان محمد اصغر بعد از سلام مطالع فرمایند که از ضرورت آشوب و سوزش چشم (که) در خانه فقیر لاحق است اگر دوائے که بتجربه رسیده باشد، تلاش نموده عنایت فرمایند، موجب مهربانی است -

از بهایی صاحب خود سلام و استدعای دعای خیرخوانند از احمد سعید و حضرت قبله گاهی و جمیع یاران اینجا بندگی ... باد - بخدمت حافظ محمد عظیم سلام شوق و دعای صحت کلی ایشان رسانند و احوال صحت از مرض ارقام فرمایند - بر خوردارن ایشان نیز سلام دعا خوانند میان احمد یار صاحب مع برادر خورد مرزا عرض بیگ و

فرزند علی و قیّم علی و میان غلام علی گیسودار و میان رحمت الله
سلام شوقی مطالعہ فرمایند۔

بغداد میں شاہ غلام حیدر صاحب سلام نیاز قبول فرمایند مگر
آنکے میان بحرالدین و فتح شاہ رسیدند لیکن عنایت نامہ سامی نیاوردند۔
دل درد منزل را آتش برآتش زد و آن کشت سوخته را خاکستر
ساختند، مرد مانے کہ از نجاسی آیند، از فتنہ و فساد عزیزان خانقاہ جگر
کباب و سینہ برآب اند و از روش ملائمہ اعزہ پر از مواہش و
وسوس بقول الله مایشاء و یحکم ما یرید چوکفر از کعبہ برخیزد کجا
ماند مسلمانان۔ وائے برحال ما دور افتادہ گان آرے برائے گلزار خار
ہم ضرورست و بجهت دفع زخم چشم حسن محبوب سیند و آتش
می باید لیکن نوگرفتاران را این فہمید و ادراک کجا۔

مولوی میان خلوی الرحمن صاحب حمایل کلام الله فرستادہ ام
شنیدہ ام کہ پسند نیامد، اگر ہمچنین است زود تر واپس کنند کہ
در این شہر ہدیہ خواہد شد یا بر قدر قیمت کہ نزد اہشان منظور
باشد ارسال فرمایند ... را ... جانب خواہم فہمید مضائقہ نیست
مقدمہ واحد ست والسلام۔ خط نقل شدہ ... ارسال فرمایند۔

نقل کردہ شد نمبر ۳۔

۱۵۔ بہ عنایت فرمائے حال مخلصان صمیمی و محبوبان قدیمی
شاہ ابوالحسن صاحب نعیمی ادام الله عزکم۔

از احقر البشر محمد عمر احمدی کان اللہم علنا عن کل شئی
بعد سلام سلامت انجام و ضوح مرام باد۔ الحمد للہ کہ صحت دارم،
درعافیت سامی شکر گزارم نامہ ... موصول مطالعہ فقیر شد۔ بادراک
خبر ارتحال میان فقیراللہ صاحب غفراللہ لم، باوجود ظہور ملال
اقتضاء باستر جاع و دعای مغفرت نمودہ شد۔ چہ بجز رضای اللہمی و
قضای شاہنشاهی انسان را چارہ نیست و بدریافت مدیونہ سامی ہم

ملالے بخاطر فقیر راه یافت ، دعا کرده می شود که او سبحانه بافضال خود زود نجات دهد و زیاده تر توفیق مرضیّات خود و اتباع سنت نبی خویش علیه الصلوٰۃ والسلام عنایت فرماید و رقایم سامی روانه مدینه طیبه به خدمت مرسول الیهم نموده اند اطلاع باد - به اندورن خانم و صاحبزاده و همشیر عزیزه خود و سید اکبرعلی صاحب و مولوی ولی الله صاحب نبیره مولوی شاه مراد الله صاحب مغفور و خدمت جمیع اهل حلقه از طرف فقیر سلام مسنون فرمایند -

مرقوم ۲۰ ذی حجه سنه ۱۲۸۱ هجری از مکه معظمه متّصل

باب عتیق -

سهر مربع بهجارت "محمد عمر بن احمد سعید ۱۲۶۸ هـ"

۱۶ - بعد الحمد والصلوة از فقیر محمد مظهر احمدی کان الله به برادر عزیز مولوی ابوالحسن صاحب سلام خیر انجام و دعاء حصول مقاصد و حسن ختام مطالبه نمایند مکتوب مرغوب محبت اسلوب رسیده، فرحت رسانید جزا کم الله تعالی بخیرا و بموجب تحریر شما عمل کرده شد و فاتحه سلامتی و دعاها نموده شد - حق تعالی قبول کند و بترقیات ظاهری و باطنی رساند و محبت ... طائفه زائد گرداند کم سرمایه سعادت دنیا و آخرت است رزقنا الله تعالی واهل کم ذالک بهجاء حبیب سیدنا محمد صلی الله علیه و علی آله و صحبه وسلم - والسلام علیکم ورحمته الله و برکاته -

۱۱ محرم فی ۱۲۹۹

از مدینه منوره

پس نوشت: بهخط دیگر

برا در عم جناب شاه عبدالغنی صاحب و شاه عبدالغنی صاحب و هر دو برادران شاه عبد الرشید و محمد عمر صاحب انتقال کردند رحمت الله تعالی و نسخه مقامات مؤلف فقیر در اینجا تمام شد و امید است در هند طبع گردیده انجا تلاش فرمایند و نسخه مولود شریف هندی هم نزد نیست که نقل کنانم - معذور ...

